2

تاشقند اور شملہ کے معاہدات و اعلانات میں بھی یہ موضوع زیر بحث رہا۔ واجپائی صاحب مینار پاکستان کے سائے میں کھڑے ہو کر پاکستان کو تسلیم کرنے کا صمیم قلب سے اعلان کر گئے، بیک ڈور چینل پر بھی بہت کچھ سنا گیا۔ مگر بقول واجپائی جی دوستی بس کارگل پر چڑھ گئی اور معاملہ ٹھپ ہو گیا۔ پھر Composite ڈائیلاگ کو بمبئی حملہ کیس کھا گیا۔ مذاکرات مذاق رات بن کر رہ گئے۔ یہ تاریخ بڑی طویل ہے۔ اب جو دانہ شسما دیوی بکھیر گئی ہیں اور اپنے مطلب کی بات کہہ گئی ہیں۔ ان مذاکرات کے نتیجے اور اعتماد سازی کے حوالے سے وہ ہم سے واہگہ کے راستے افغانستان تک زمینی رسائی مانگیں گی اور وہ ہم آدھی تو پہلے ہی دے چکے ہوئے ہیں باقی اب دے دیں گے اور بھارتی ٹرک سیدھے طورخم تک جایا کریں گے رہا کشمیر کا مسئلہ تو وہ جوں کا توں برقرار رہے گا۔ کشمیر تو دُور کی بات ہے وہ ہم سے سیاچن اور سرکریک جیسے ثانوی تنازعات پر بھی کبھی کوئی تصفیہ نہ کرے گا۔ ہمارے سفارت کار آخر کار باہمی تجارت کھولنے پر راضی ہو جائیں گے اور تجارت بھی خسارے کی۔ یعنی ہماری برآمدات کم اور درآمدات زیادہ ہوں گی جو سراسر انڈیا کے مفاد میں ہوگا۔ آسمان گر سکتا ہے مگر یاد رکھیں انڈیا ہمیں کشمیر چھوڑ کشمیر کا سیب بھی نہ دے گا۔ ہماری قیادت اس حقیقت کو جانتی ہے مگر تجاہل عارفانہ سے کام لیتی ہے۔ ہم گفت وشنید کے ذریعے تنازعات کے حل کے قائل ہیں مگر دوسرا فریق تو کشمیر کو اپنا اٹوٹ انگ کہتا ہے۔ ہماری سفارت کاری بڑی کمزور ہوتی ہے۔ ہم یہ مطالبہ کریں کہ پہلے انڈیا کشمیر کو متنازعہ علاقہ تسلیم کرے پھر مذاکرات شروع ہو سکتے ہیں۔ ورنہ تضیع اوقات کا یہ سلسلہ یونہی جاری رہے گا۔

افغانستان سے مطالبہ

وزیر اعظم افغانستان میں چھپے پاکستانی دہشت گردوں کے خلاف فوجی کاروائی کا مطالبہ تو افغان صدر سے کرتے ہیں جو یقیناً جائز اور درست ہے مگر اسلام آباد کے عین قلب میں بیٹھے دہشت گرد انہیں نظر نہیں آتے۔ اخبارات ان کی توجہ اس طرف منعطف کرا چکے ہیں حالانکہ داعش کے خلیفہ بغدادی کے سلسلہ بیعت میں ان کی شمولیت کے اعلان اخبارات میں آ چکے ہیں۔

بھارتی لابی

کانگریس ہو کہ بی۔ جے۔ پی مسلمانوں کے حق میں دونوں یکساں طور پر ظالم ہیں۔ کانگریس